السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک مسجد میں امام ہوں اورجمعہ کے خطبہ کےلیے شیخ محمد بن صالح بن عثیمین کی کتاب "الضياء اللامع من الخطب الجوامع" سے استفادہ کرتا ہوں۔ اس کتاب میں حض کی ترغیب کے سلسلہ میں ایک خطبہ میں یہ عبارت بھی ہے کہ ''عورت کےلیے سفرحج میں جو محرم کا ساتھ ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے تو یہ اس کی حفاظت وضمانت کےلیے ہے۔ اس سلسلہ میں عوام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ یہ اس لیے ہے کہ اگر وہ سفرحج میں فوت ہوجائے تو محرم اس کے تنگ کو کھول سکے تو یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ عورت جب فوت ہوجائے تو اس کے کفن کے تنگ کو ہر شخص کھول سکتا ہے خواہ وہ محرم ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی کو جب دفن کیا جارہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرماتھے، آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں تو آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اترنے کا حکم دیا، حالانکہ آپ خود بھی تشریف فرماتھے اور ان کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔'' میں نے جب اسے خطبہ میں بیان کیا تو اس پر ایک طالب علم نے اعتراض کیا کہ یہ صحیح نہیں تو اس سلسلہ میں آپ سے فتویٰ مطلوب ہے کیا یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں شیخ محمد بن صالح العثیمین نے اپنی کتاب "الضياء اللامع" میں جو یہ لکھا ہے کہ ''سفرحج اور دیگر سفروں میں عورت کے ساتھ محرم کا ہونا جو ضروری ہے تو یہ اس لیے نہیں کہ اگر وہ فوت ہوجائے تو وہ اس کے کفن کے تنگ کو کھول سکے'' یہ بالکل صحیح ہے اسی طرح انہوں نے جو یہ استدلال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاجزادی۔۔۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔۔۔کی قبر کے پاس تشریف فرماتھے اور آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ قبر میں اتریں اور دفن کریں[1] جب کہ حضرت ام کلثوم کے والد گرامی اور شوہر نامدار موجود تھے، تو یہ استدلال بھی بالکل صحیح ہے اور یہ بات بھی درست نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی کا خاصہ تھا، کیونکہ اصول عدم خصوص ہی ہے الا یہ کہ خصوصیت کی کوئی دلیل ہو اور یہاں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں ہے۔

---

[1] صحيح بخاري' الجنائز' باب من يدخل قبر المراة' حديث: 1342

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج2 صفحہ60

محدث فتویٰ